کنیزانِ سیدہ وزینب سلام اللہ علیہا سے!

خطیب انقلاب مولانا حسن ظفر نقوی (کراچی)

عزاداری سیدالشہداء کے فروغ میں آپ کا حصہ مردوں سے کم نہیں ہے بلکہ بعض جگہوں پر آپ مردوں سے بھی پیش پیش نظر آتی ہیں۔

آپ نے کبھی سوچا کہ مردوں سے زیادہ آپ نسلوں کی ذہنی اور جسمانی پرورش کی ذمہ دار ہیں؟ ہر بچہ ماں سے اسی لیے زیادہ مانوس ہوتا ہے کہ وہ تربیت کے ابتدائی دور کا بڑا حصہ ماں کے ساتھ گذارتا ہے، گھر میں ہونے والی تمام باتوں کا براہ راست اثر لیتا ہے اور یہ تمام باتیں اس کے دل پر مرتے دم تک اپنے نقش برقرار رکھتی ہیں۔ آپ جو کچھ بھی اپنی اولاد کو دیں گی وہی آپ کی اولاد آگے بڑھائے گی۔ انسان پر مذہب کا ابھرنے والا نقش ماں کی آغوش میں ثبت ہوتا ہے۔

اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شادی کی رسومات ہوں یا عزاداری کی، کسی کے سوئم، چہلم کا مسئلہ ہو یا میلاد و مجلس کا، خواتین کے نقوش واثرات اتنے گہرے ہیں کہ مرد ان معاملات میں بھی خواتین کی تقلید کرتے ہیں جو سراسر باطل ہیں۔ آج ہمارے معاشرے میں دو شرعیں رائج ہیں ایک شرع محمدیؐ اور دوسری شرع نسواں۔ یعنی خواتین کی اپنی اختراع کی ہوئی شرع کہ مثلاً سوئم کس دن ہونا چاہیے اور چہلم کس دن ہونا چاہیے، مہندی مانجھے کے بغیر شادی کا تصور ادھورا ہے، مرد نے سہرا ہی نہیں باندھا تو نکاح کیسے ہوگا، گذشتہ سال تبرک میں حلیم بانٹا گیا تھا اگر اس بار نہ بانٹا تو مولا ناراض ہوجائیں گے۔ فلاں امام بارگاہ پر منت جلدی پوری ہوتی ہے اور فلاں جگہ علم پر مراد جلدی آتی ہے، تو کیا ساری امام بارگاہیں امام حسینؑ کی نہیں ہیں اور کیا سارے علم حضرت عباس علمدارؑ سے منسوب نہیں ہیں، نجف، مشہد، کربلا، اور دیگر مزارات معصومینؑ کو چھوڑ کر جن کی خاص فضیلتیں روایات میں وارد ہوئی ہیں تمام امام بارگاہیں، تمام علم، تمام زیارات مقدس اور متبرک ہیں۔

اپنی محترم ماؤں بہنوں سے انتہائی معذرت کے ساتھ اتنی گذارش ہے کہ اپنی شرع تشکیل نہ دیں بلکہ شرع محمدیؐ اور فقہ جعفری کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ کی ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مفاد پرست لوگ پہلے آپ پر ہی ہاتھ ڈالتے ہیں اور جو بات بھی مشہور کروانی ہو چند خواتین تک اس کا پہنچا دینا کافی ہوتا ہے۔ بعض اوقات محض مجمع اکٹھا کرنے کی خاطر اہلبیتؑ کے نام کو آڑ بنا کر آپ کو استعمال کرلیا جاتا ہے۔

خوابوں کے سلسلے ہی کو لے لیجیے روز کوئی نہ کوئی خواب دیکھتا ہے کہ اسے بشارت ہوئی ہے یہ کرو، کسی کو بشارت ہوئی ہے وہ کرو۔ بات صاف اور واضح ہے کہ کسی بھی عام انسان کا خواب دوسرے انسان کے لیے حجت نہیں ہے۔ یہ کوئی معصومؑ کا خواب نہیں ہے کہ اس پر ہر شخص عمل انجام دے۔ آپ نے خواب دیکھا ہے آپ ذمہ دار ہیں،

آپ کا خواب حکم خدا یا وحی الٰہی نہیں ہے جس پر عمل کرنا دوسروں پر بھی واجب ہو۔ ہمارا مذہب خوابوں کی دنیا کا مذہب نہیں ہے یہ حقیقی دنیا میں عمل کے لیے آیا ہے۔

تو آپ اے کنیزان جناب سیدہؑ و جناب زینبؑ! خدارا اپنے عظیم مقام کو پہچانیں، آپ کو اپنی آغوش میں امام کے سپاہیوں کی تربیت کرنا ہے اس لیے آپ کی خود اپنی تربیت اور عملی صلاحیت اتنی ہونی چاہیے کہ آپ دوسروں کو جہل اور گمراہی سے باہر نکال سکیں۔

کربلا میں موجود بیبیوں نے کس طرح اپنے راج دلاروں کو موت کے حوالے کر دیا تھا اور ان کے بچے بھی کس طرح خوشی خوشی شہادت حاصل کرنے کے لیے تیروں اور تلواروں پر ٹوٹ پڑے تھے۔ یہ جذبہ حسینؑ کی حقیقی معرفت کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔

آج بھی مذہب وملت کو ایسی ہی آغوش کی ضرورت ہے جو اپنی گود میں مختار صفت بچوں کی پرورش کریں، انہیں توہم پرست ماحول میں پالنے کے بجائے مجاہد بننے کا درس دیں، انہیں لوریوں میں شہیدوں اور دلیروں کی داستانیں سنائیں تا کہ جب دین پر وقت پڑے تو یہی دلیر ماؤں کی آغوش کے پرورده بچے قہر الٰہی بن کر دشمن پر ٹوٹ پڑیں اور کربلا کی ماؤں کی طرح ان کی مائیں بھی خدا کی بارگاہ میں سرخرو ہو جائیں۔

اے کنیزان زہراؑ اور پیروان زینبؑ و ام کلثومؑ! یہی وہ وقت ہے جب آپ کو کئی قدم آگے بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔ عورت کی بہترین مسجد اس کا گھر ہے، عورت کی جنت اس کا نشیمن ہے، عورت کی زینت وزین اس کا شوہر اور اس کے بچے ہیں، لیکن جب بھی قوم ومذہب پر وقت پڑا مردوں کا حوصلہ بڑھانے کے لیے، ان کی غیرت وحمیت کو جگانے کے لیے انہی خواتین نے مثالی کردار ادا کیا ہے۔

تاریخ کے ہر ہر موڑ پر چاہے نبوت کی امداد کا مسئلہ ہو، چاہے امامت کے حق کے دفاع کا معاملہ ہو، چاہے دربار ہو، چاہے بازار ہر جگہ یہی کمزور عورت باطل کی شکست کا سامان بن گئی، یہی عورت ایک خاتون خانہ سے مرد میدان میں تبدیل ہو گئی۔

آج آپ کو اپنے کردار کا تعین کرنا پڑے گا۔ کیسی زندگی گذاری جائے؟ زمین پر رینگنے والے کروڑوں اربوں کیڑوں کی مانند جو دنیا میں آئے، مادی ضرورتوں کو پورا کیا اور چلے گئے۔ نام ونشان تک مٹ گیا، جیسے کہ بے شمار لوگ ایسی ہی زندگی کی آرزو کرتے ہیں جو صرف مادی خواہشات کی تکمیل تک محدود ہوتی ہے اور ان خواہشات کی تکمیل کو وہ زندگی کا حاصل جانتے ہیں یا آپ ایسی زندگی چاہتی ہیں جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہو یعنی حیات ابدی۔

یقیناً ہر ذی عقل ایسی ہی زندگی کی خواہش کرے گا جو طولانی ہو۔ تو یہ حیات ابدی جو دنیا وآخرت میں عزت وسربلندی لیے ہوئے ہے ہر انسان کو حاصل نہیں ہوتی ہے۔ یہ چند ہی خوش قسمت ہوتے ہیں جو ہر دور میں حاصل کر پاتے ہیں اور اس حیات ابدی کو حاصل کرنے کے لیے بہت سی قربانیاں بھی دینا پڑتی ہیں۔ کربلا کی خواتین کی مثال آپ کے سامنے ہے، ان خواتین نے گود کے پالوں کو قربان کیا، بے سروسامانی کے عالم میں قید وبند کی صعوبتیں بھی جھیلیں مگر قیامت تک کے لیے زندہ جاوید ہو گئیں۔ کل دین کی نصرت کے جرم میں ان کے سر بے چادر کئے گئے تھے مگر آج ساری انسانیت ان کا نام آتے ہی سر جھکا لیتی ہے۔ ☆☆☆